روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 255 | ہفتہ 14 رجب-1418ھ 15 نبوت 1376ھش 15 نومبر 1997ء

خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے ہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تمہاری زندگی خدا ہی کی راہ میں وقف ہو۔ (صاحب ایمان) کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے اور سست نہ ہو جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جاوے اور اس کی جگہ نئی زندگی جو ابدی اور راحت بخش زندگی ہے' اس کا سلسلہ شروع نہ ہو جاوے اور جب تک اس عارضی حیات دنیا کی سوزش اور جلن دور ہو کر ایمان میں ایک لذت اور روح میں ایک سکینت اور استراحت پیدا نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان اس حالت تک نہ پہنچے۔ ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ تو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھے یقین کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو اور تمام حجاب اور ظلماتی پردے دور ہو کر یہ سمجھ میں نہ آجاوے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا' بلکہ اب تو نیا ملک' نئی زمین' نیا آسمان ہے اور میں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں۔ یہ حیات ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقاء کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 368)

ذاتی کام سے زیادہ احتیاط دینی کام کرنے میں کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جس شخص کے سپرد کوئی دینی کام کیا جاتا ہے اس کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اور ذاتی کام سے زیادہ ذمہ داری ہوتی ہے اس لئے اس کا فرض ہے کہ وہ ذاتی کام سے زیادہ احتیاط دینی کام کرنے میں صرف کرے۔ ہر وقت لگے رہنے سے کوئی کام نہیں ہو جاتا جب تک کام کرنے کے طریق سے کام نہ کیا جائے۔ اگر اندھا دھند لگے رہنے سے کام ہو سکتا ہو تو چپڑاسی مقرر کر دینے کافی ہوں۔ لیکن جب تعلیم یافتہ اور سمجھ دار انسان کسی کام پر لگایا جاتا ہے تو اس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ کام کو سمجھے گا۔ اور اخلاص سے کام کرے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے کام کو سمجھتا نہیں اور دن رات دفتر میں بیٹھا رہتا ہے تو وہ اپنے فرض سے سبک دوش نہیں ہو سکتا بلکہ خدا اس سے پوچھے گا کہ تم نے کیا کام کیا۔ جس طرح ایک الٹا لٹکنے والا۔ سورج کے سامنے منہ کر کے کھڑا رہنے والا۔ سردی کے موسم میں پانی میں کھڑا رہنے والا اس وجہ سے قطعاً نہیں بخشا جائے گا کہ اس نے زیادہ مشقت اٹھائی ہے اسی طرح وہ شخص جو مشقت تو زیادہ اٹھاتا ہے مگر کام کچھ نہیں کرتا وہ بھی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ پس اگر کوئی بزعم خود اخلاص اور دیانت داری سے کام کرتا ہے مگر اخلاص اور دیانت داری کے معنے اس کے نزدیک زیادہ وقت خرچ کرنے کے ہیں تو وہ خدا کے حضور سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ سبکدوش تبھی ہو گا کہ جو ذرائع اور طریق خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے رکھے ہیں۔ ان سب کو استعمال میں لانے کی کوشش کرے۔ اگر ایک انگریز ملازم یا اگر ایک ہندو ملازم اس کام کو زیادہ عمدگی کے ساتھ کرتا ہے۔ تو اس کے یہی معنے ہیں کہ جو بات عقل سے حاصل ہو سکتی تھی وہ (دین حق) کے لئے حاصل نہ کی گئی اور اس وجہ سے (دین حق) کو نہ صرف کوئی فائدہ نہ پہنچایا بلکہ الٹا نقصان کا موجب بنا۔ دیانت داری یہی نہیں کہ روپے میں خورد برد نہ کی جائے۔ بہت لوگ اسی کو دیانت داری سمجھتے ہیں اور کسی سے سات آٹھ گھنٹے کام کرنے کی امید کی جاتی ہے۔ مگر وہ تین چار گھنٹے کام کرتا ہے تو اس کو بددیانتی نہیں کہیں گے بلکہ اس کو غفلت سمجھ لیں گے۔ حالانکہ وہ ایسا ہی خائن ہے کہ جیسا کہ سو میں سے دس روپے چرانے والا۔ لیکن اگر کسی کے پاس روپیہ رکھا جائے اور وہ اس میں سے دس کھا جائے تو اسے خائن کہیں گے۔ لیکن اگر سات گھنٹے کام کرنا ہے اور چھ گھنٹے کرتا ہے تو اسے خائن نہیں قرار دیا جائے گا اور اگر دوسری باتوں میں اچھا ہے تو اسے ولی اللہ سمجھا جائے گا حالانکہ دونوں ایک ہی جیسے مجرم ہیں بلکہ وقت میں خیانت کرنے والا زیادہ کیونکہ روپیہ کا نقصان تو اتنا ہی ہوتا ہے جتنا روپیہ ہوتا ہے۔ لیکن وقت کے نقصان کا اثر آئندہ پر پڑتا ہے۔

پھر اگر کہا جائے کہ فلاں وقت پر حاضر نہیں ہوتا یا وقت سے قبل چلا جاتا ہے تو اس کو برا کہیں گے لیکن جن سے امید کی جاتی ہے کہ کام سیکھ کر کام

باقی صفحہ 7 پر

عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں جنہوں نے دین کے معاملہ میں دنیا کی کچھ پرواہ نہیں کی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری جلال الدین صاحب (داماد حضرت ڈاکٹر محمد دین صاحب وہاڑی) آج کل شدید بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

عشرہ وصولی وقف جدید

28-نومبر تا 7-دسمبر 1997ء

○ امراء صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقف جدید سے ضروری گذارش

☆ یہ تسلی کر لیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں۔

☆ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے۔ مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک کریں۔

☆ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدے ہیں اور نہ ادائیگی ہی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

☆ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگرپارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق ہے اس مد کا نام "امداد مراکز نگرپارکر" ہے۔ احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں۔

☆ وصول شدہ رقوم بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

احباب کو دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اور اپنے فضل سے مالی سال برکتوں سے اختتام پزیر فرمائے۔ اور جملہ مجاہدین وقف جدید کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔

(ناظم مال وقف جدید)

تقریب شادی

○ مکرم نسیم احمد صاحب ابن مکرم عبدالرشید بٹ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی تقریب شادی 25-اکتوبر 1997ء کو بہمراہ عزیزہ صادقہ راجہ بنت مکرم راجہ عبدالشکور صاحب منعقد ہوئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ منعقد ہوئی محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

15 نبوت 1376 ھش — 15 نومبر 1997ء

خدا تعالیٰ سے معاہدہ اور اس کی پابندی

ہم کیا ہیں اور کیا نہیں ہیں۔ کیا کرتے ہیں اور جو کرتے ہیں وہ کیوں کرتے ہیں اور کیا نہیں کرتے اور جو کچھ نہیں کرتے وہ کیوں نہیں کرتے۔ ان باتوں کا اندازہ ہمارے ماحول میں رہنے والے لوگ بھی ہمارے متعلق لگاتے ہیں لیکن ان کا بہترین جائزہ لیتے ہوئے صحیح اندازہ لگانا ہمارا اپنا کام ہے۔ اگر ہم اپنے قول و فعل کے متعلق سوچتے رہیں، غور کرتے رہیں، جائزہ لیتے رہیں تو ہمیں یقیناً پتہ چلتا رہے گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے تھا اور آیا ہم نے وہ کیا ہے یا نہیں۔ اور ہمیں کس بات سے بچنا چاہئے تھا اور ہم بچے ہیں یا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا بنیادی طور پر خدا تعالیٰ سے یہ وعدہ ہے کہ ہم نیکیوں کے کام کریں گے فرمانبرداری کا مظاہرہ کریں گے اور کسی کو اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے دکھ نہیں دیں گے۔ کیا ہم اپنے اس معاہدے پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ کیا ہم وہی کچھ کرتے ہیں جس کا ہم نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ اگر نہیں تو ہمیں کُلّی طور پر بدلنے کی ضرورت ہے۔ اور اگر ہم کرتے ہیں تو یہ ہماری سعادت ہے اور سعادت کو آگے سے آگے بڑھانا نہایت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں آج ہم حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں۔ ہمارے اس ادارئے کو آپ مہمان اداریہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کا اکثر حصہ ماخوذ ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"دین حق کو ماننے والا سب سے بڑا معاہدہ خدا سے کرتا ہے کہ میں نیک نمونہ بنوں گا۔ میں فرمانبردار رہوں گا۔ میں اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے کسی کو دکھ نہ دوں گا۔ اور ایسا ہی ہماری جماعت امام کے ہاتھ پر معاہدہ کرتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ رنج میں، راحت میں، عسر یسر میں قدم آگے بڑھاؤں گا۔ بغاوت اور شرارت کی راہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے۔ غرض ایک عظیم الشان معاہدہ ہوتا ہے۔ پھر دیکھا جاوے کہ نفسانی اغراض اور دنیوی مقاصد کی طرف قدم بڑھاتا ہے یا دین کو مقدم کرتا ہے۔ عام مخلوقات کے ساتھ نیکی کرتا ہے یا نہیں۔ ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے۔ مقدمہ ہو تو جھوٹے گواہوں، جعلی دستاویزوں سے محترز رہے۔

دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے وعظ کہنا بھی مفید عمل ہے۔ اس سے انسان اپنے آپ کو بھی درست بنا سکتا ہے۔ جب دوسروں کو نصیحت کرتا ہے تو اپنے دل پر چوٹ لگتی ہے۔ امر بالمعروف میں ابرار کی ایک صفت ہے۔ اور پھر قسما قسم کی بدیوں سے رکتا ہے۔ جب خود بھلائی حاصل کرتے ہیں ظالم لنفسہٖ ہوتے ہیں تو دوسروں تک بھی پہنچاتے ہیں۔ جو معاہدہ جناب الٰہی سے کیا ہو اس کو وفاداری سے پورا کرے۔ اور نیکی یوں حاصل کرے کہ میرے ہی افعال نتائج پیدا کریں۔ ایک فلسفی کا قول ہے

گندم از گندم بروئد جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

اور کھانا دینے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مسکینوں یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ کلام الٰہی میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی۔ جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے۔ ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے جو بھوکے کو کہہ دیتے ہیں کہ میاں تم کو خدا ہی دے دیتا اگر دینا منظور ہوتا۔ آج کل چونکہ قحط ہو رہا ہے انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت تیار رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں مسکینوں اور پابندِ بلا کو کھانا دیتا رہے۔ مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے۔ روحانی کھانا ایمان کی باتیں، رضائے الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہنچا دینا اسی رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ یہ بھی طعام ہے۔ وہ جسم کی غذا ہے یہ روح کی غذا۔ منشاء یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے ڈرتے ہیں۔ عبوس تنگی کو کہتے ہیں قمطریر یعنی دراز، قیامت کا دن تنگی کا ہوگا اور لمبا ہوگا۔ بھوکوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دیتا ہے"۔

اب ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم دیکھیں کہ ان میں سے کس کس بات پر کس کس قدر ہمارا عمل ہے۔ اگر یہ ساری باتیں جو زندگی کے مختلف پہلوؤں سے تعلق رکھتی ہیں اور جن میں سے ہر بات نیکی کی بات ہے ہم میں موجود ہے تو ہم یقیناً اس سعادت کے حامل ہیں جو انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ان میں سے ایک ایک چیز کو لے کر اپنی زندگی کا جائزہ لیں اور جائزہ لینے کے بعد اگر کہیں کمی نظر آئے تو اسے پورا کریں۔ کیونکہ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے دراصل یہ معاہدہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو معاہدہ ہم اپنے امام کے ہاتھ پر کرتے ہیں وہ معاہدہ بھی دراصل خدا تعالیٰ ہی سے معاہدہ ہوتا ہے۔ اور اگر ہم اس معاہدے پر پورے نہ اترے تو ہمارے لئے خدانخواستہ، خدانخواستہ کامیابی کی کوئی راہ نہ ہوگی۔ دینی اور دنیوی کامیابیاں اسی راہ سے ملیں گی جو اس ارشاد میں بیان کیا گیا ہے۔

پس آیئے ہم حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول کے اس ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی کا جائزہ لیں۔ اپنے قول و فعل کو خود پرکھیں اور کوشش کریں کہ ہم ان ارشادات کے مطابق عمل کرنے والے ہوں۔ اے خدا تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔

غالب نے، میر نے، جو کہا تھا وہ آج بھی
کہتے ہیں لوگ، یہ تو ہماری ہی بات ہے
دراصل شاعری کی ہے معراج اسی کا نام
اس کا نسب نہیں، نہ کوئی اس کی ذات ہے
شاعر کا ہر خیال کسی اور کی ہے بات
اس کی حیات بھی تو ہر اک کی حیات ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

میرے نزدیک موجودہ زمانہ میں جو لغویات پائی جاتی ہیں ان میں سے سب سے مقدم سینما ہے جو قومی اخلاق کے لئے ایک نہایت ہی مہلک اور تباہ کن چیز ہے اور تمدنی لحاظ سے بھی ملکی امن کے لئے خطرے کا موجب ہے۔ میں نے کچھ عرصہ ہوا فرانس کے متعلق پڑھا۔ کہ وہاں کئی گاؤں اس لئے ویران ہو گئے کہ لوگ سینما کے شوق میں گاؤں چھوڑ چھوڑ کر شہروں میں آکر آباد ہو گئے تھے اور گورنمنٹ کو فکر پڑ گئی کہ اس رو کو کس طرح روکا جائے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سینما اپنی ذات میں برا نہیں۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اس کا برے طور پر استعمال کر کے اس زمانہ میں اسے انتہائی طور پر نقصان رساں اور تباہ کن بنا دیا گیا ہے۔ ورنہ اگر کوئی شخص ہمالیہ پہاڑ کے نظاروں کی فلم تیار کرے اور وہاں کی برف اور درخت اور چشمے وغیرہ لوگوں کو دکھائے جائیں اس کی چٹانوں غاروں اور چوٹیوں کا نظارہ پیش کیا جائے اور اس میں کسی قسم کا باجا یا گانا نہ ہو تو چونکہ یہ چیز علمی ترقی کا موجب ہوگی اس لئے یہ جائز ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی فلم کلی طور پر (دعوت الی اللہ) کے متعلق ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں گانے بجانے یا تماشے کا شائبہ تک نہ ہو تو اس کے دیکھنے کی بھی ہم اجازت دے دیں گے۔ اسی طرح تربیتی یا جنگی اداروں کی طرف سے جو خالص علمی تصاویر آتی ہیں جن میں جنگلوں دریاؤں کے نظارے یا کارخانوں کے نقشے یا لڑائی کے مختلف مناظر ہوتے ہیں وہ بھی دیکھے جا سکتے ہیں کیونکہ ان کے دیکھنے سے علمی ترقی ہوتی ہے۔ بعض صنعتی یا زرعی تصویریں ہوتی ہیں۔ جن میں کسانوں کو کھیتی باڑی کے طریق سکھائے جاتے ہیں۔ فصلوں کو تباہ کرنے والی بیماریوں کے علاج بتائے جاتے ہیں۔ زراعت کے نئے نئے آلات سے روشناس کیا جاتا ہے۔ عمدہ بیج اور ان کی پیداوار دکھائی جاتی ہے۔ ایسی چیزیں لغو میں شامل نہیں۔ کیونکہ ان کے دیکھنے سے علمی لحاظ سے انسان کو ایک نئی روشنی حاصل ہوتی ہے اور اس کا تجربہ ترقی کرتا ہے اور وہ بھی اپنی تجارت یا صنعت یا زراعت کو زمانے کی دوڑ کے ساتھ ساتھ بڑھانے اور ترقی دینے کے وسائل اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن جھوٹی فلم خواہ جغرافیائی ہو خواہ تاریخی ناجائز ہے۔ مثلاً نپولین کی جنگوں کی کوئی شخص فلم بنائے تو یہ جھوٹی ہوگی۔ اور باوجود نام نہاد تاریخی فلم ہونے کے ناجائز ہوگی جغرافیائی اور تاریخی فلم سے مراد محض سچی فلم ہے۔ جھوٹی فلم مراد نہیں۔ بہر حال سینما کی وہ فلمیں جو آج کل تمام بڑے بڑے شہروں میں دکھائی جاتی ہیں اور جن میں ناچ بھی ہوتا ہے اور گانا بجانا بھی ہوتا ہے۔ یہ ایک بدترین لعنت ہے۔ جس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لوگوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ میں چونکہ ادبی رسائل وغیرہ دیکھتا رہتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ سینما کے شوقین اور اس سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کے مضامین میں عموماً ایک تمسخر ہوتا ہے۔ اور ان کا اخلاق اور ان کا مذاق ایسا گندا ہوتا ہے کہ حیرت آتی ہے۔ سینما والوں کی غرض تو محض روپیہ کمانا ہوتی ہے۔ نہ کہ لوگوں کو اخلاق سکھانا اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے بیہودہ اور لغو افسانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور شرفاء جب ان کو دیکھنے جاتے ہیں۔ تو ان کا اپنا مذاق بھی بگڑتا ہے۔ اور ان کے بچوں اور ان کی عورتوں کا مذاق بھی بگڑ جاتا ہے جن کو سینما دکھانے کے لئے وہ ساتھ لے جاتے ہیں۔ یا جن کو واپس آکر وہاں کے قصے سناتے ہیں۔

غرض سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہو کہ اگر میری طرف سے ممانعت نہ ہوتی تب بھی ہر سچے اور مخلص ایمان والے کی روح اس سے اجتناب کرتی۔ بعض احمدی پوچھتے ہیں کہ انگریزی فلموں میں تو کوئی لغویات نہیں ہوتی۔ ان کو دیکھنے کی اجازت دی جائے۔ حالانکہ کوئی انگریزی فلم ایسی نہیں ہوتی جس میں گانا بجانا نہ ہو اور گانا بجانا (دین حق) میں سخت منع ہے۔

طاہر احمد ظفر

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

(خود بیان کردہ حالات)

میرے والد محترم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر سابق امیر فیصل آباد نے خاکسار کو ایک بار اپنے حالات لکھوائے۔ وہ ذیل میں تحریر کرتا ہوں۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب نے فرمایا:۔

آج 21۔ مئی 1971ء بروز جمعہ خاکسار اپنے حالات عزیزم طاہر احمد کو لکھوا رہا ہے۔ غرض یہ ہے کہ مجھے بہت سے بزرگوں کی صحبت نصیب ہوئی ہے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے آئمہ کی ہدایات کے موجب جماعت احمدیہ کا کام کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور وہ حالات ایسے ہیں جو دوسروں کے لئے مفید ہو سکتے ہیں ورنہ خاکسار ایک بہت کمزور اور عاجز انسان ہے جس کے اپنے حالات چنداں قابل التفات نہیں ہو سکتے۔

گرچہ خردیم نسبتے است بزرگ
ذرّہ آفتاب تابانیم

میرے والد صاحب کا نام منشی ظفر احمد صاحب ولد شیخ مشتاق احمد عرف محمد ابراہیم ہے۔ میری والدہ صاحبہ کا نام سیدہ بدر النساء تھا۔ جو حسنی سید تھیں۔ ہماری قوم شیخ قانونگو ہے اور ہمارے بزرگ سینکڑوں سال پہلے دین حق میں داخل ہوئے اور وہ بہت بڑی جائیداد اور اراضیات کے مالک یو۔پی میں تھے۔ یو پی سے ہمارا خاندان ریاست کپور تھلہ میں آکر آباد ہوا اور والد صاحب کے حقیقی چچا شیخ احمد اللہ صاحب ریاست میں قصبہ سلطانپور میں بڑے نامی گرامی تحصیلدار تھے۔ والد صاحب ریاست کپور تھلہ میں سررشتہ داری سے ترقی کر کے ہائی کورٹ کے رجسٹرار ہوئے اور اس عہدہ سے انہوں نے 1922ء میں پنشن پائی۔

میری پیدائش نومبر 1896ء کی ہے جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مندرجہ ذیل خط بنام والد صاحب سے ظاہر ہے "لڑکا نوزاد مبارک ہو۔ اس کا نام محمد احمد رکھیں۔ خدا تعالیٰ با عمر کرے۔

خاکسار غلام احمد
6۔ نومبر 1896ء

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بوجہ اس گہرے تعلق کے جو والد صاحب کو حضرت صاحب سے تھا والد صاحب کی درخواست کے بغیر خود ہی نام تجویز فرمایا اور اس تحریر کے وقت میری 75 سال کے قریب ہو چکی ہے اور جب تک خدا کو منظور ہوا آئندہ (با عمر) ہونا اس کے فضل پر منحصر ہے۔

میری والدہ مجھے دودھ پیتا چھوڑ کر فوت ہو گئیں اس لئے میری پرورش شروع میں میری تائی صاحبہ نے یا ایک کھلائی مسمات صاحب جی نے کی۔ میں جب ذرا بڑا ہوا تو میری ہمشیرہ محمودہ بیگم نے مجھے سنبھالا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت بڑا حافظہ دیا ہے اور مجھے یہاں تک یاد ہے کہ میری تائی صاحبہ نے دو سال کی عمر میں مجھے اپنی چھاتی پر لٹایا ہوا ہے یا یہ کہ میں اپنی کھلائی صاحب جی کے گھر شب باش ہوا ہوں۔ اسی خداداد حافظہ کے نتیجہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس وقت مجھے کم از کم دس ہزار عربی۔ فارسی اور اردو اشعار یاد ہیں اور بچپن سے لے کر اب تک کے تمام واقعات میری آنکھوں کے سامنے ایک فلم کی طرح جلوہ گرہ ہیں۔

نوٹ از مرتب: یہ حالات میں نے 21-5-71 میں رقم کئے تھے اس کے بعد کسی خاص وجہ سے جو میں نے والد صاحب کو بتلا دی تھی لکھ نہ سکا۔ ان کے کئی حالات میری نظروں کے سامنے گزرے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا بعد میں لکھوں گا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

OOO

اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی

ایمان کے بعد ضروری ہے کہ انسان دکھ اٹھاوے۔ بغیر اس کے ایمان کا کچھ مزا نہیں
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یادرفتگان

سلیم شاہجہانپوری

مکرم عبدالرحمان صاحب شاکر

آپ کا نام عبدالرحمان اور تخلص شاکر ہے۔ آپ 18 نومبر 1907ء کو قادیان میں پیدا ہوئے جو جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز ہے۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کا نام عزیز احمد رکھا تھا۔ لیکن مسلسل بیمار رہنے کے باعث آپ کی والدہ آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پاس لے گئیں۔ حضرت صاحب نے نام دریافت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس کا نام تبدیل کر دو اور خود ہی عبدالرحمان نام تجویز فرمایا اور اپنی گود میں بٹھا کر دعا کی مگر ان کی والدہ نے اس خیال سے کہ کہیں پیشاب نہ کر دے جلد ہی انہیں حضرت صاحب کی گود سے لے لیا۔ بقول شاکر صاحب حضرت صاحب کا مَس اور دعا بڑے کام آئی۔ آپ نے تمام عمر صدر انجمن احمدیہ کی خدمات میں بسر کی ہمیشہ صبر و شکر ہی کو آپ نے اپنا شیوہ بنائے رکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ شاکر میرا تخلص نہیں بلکہ نام کا لاحقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثیر اولاد سے نوازا لیکن پانچ بچے صغر سنی ہی میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ چھ لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہنوز بقید حیات ہیں۔ آپ کے تین صاحبزادے واہ فیکٹری میں ملازم ہیں۔ بڑے صاحبزادے اسسٹنٹ فورمین ہیں۔ ایک صاحبزادے پوسٹل لائف انشورنس کراچی میں ہیں۔ دوسرے بیٹے بھی کراچی کی ایک فیکٹری میں کام کرتے ہیں۔ ایک صاحبزادی جو بی اے بی ٹی ہیں اپنے شوہر کے ساتھ گلاسگو (سکاٹ لینڈ) میں سٹور کی مالکہ ہیں اور اپنے شوہر کی دست راست بنی ہوئی ہیں۔ دوسری صاحبزادی گورنمنٹ کالج جھنگ میں لیکچرار ہیں۔ ان کی شادی بھی لاہور میں ہو چکی ہے۔

شاکر صاحب نے میٹرک تک تعلیم پائی لیکن کثرت مطالعہ کی برکت سے اتنی استعداد بہم پہنچائی تھی کہ انگریزی زبان میں اعلیٰ پایہ کے مضامین ضبط تحریر میں لاتے رہے اور ترجمہ کی قابل رشک صلاحیت کے مالک تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جو مکتوب ملکہ وکٹوریہ کو بھیجا تھا۔ اس کا جواب حضرت صاحب کو نہیں ملا۔ اس بارے میں شاکر صاحب نے انگریزی کتب سے یہ ثابت کیا کہ وہ مکتوب ملکہ تک نہیں پہنچا۔ لیکن جس مقصد سے وہ مکتوب لکھا گیا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے دیگر ذرائع سے پورا فرما دیا۔ شاکر صاحب نے مدلل طریقہ سے یہ ثابت کر دکھایا کہ ملکہ وکٹوریہ دل سے دین حق کی قدر کرتی تھیں۔ فارسی داں تھیں۔ آپ کی اس تحقیق کی داد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ان الفاظ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعمان حمید- ربوہ

آسٹریلیا میں حصول تعلیم کے مواقع

وطن عزیز میں بوجوہ گرتے ہوئے معیار تعلیم اور بے روزگاری نے آج کے طالب علم کو مجبور کردیا ہے کہ وہ روشن مستقبل اور اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر کی یونیورسٹیوں کا رخ کریں- اسی پس منظر میں ابھی حال ہی میں خاکسار میلبورن آسٹریلیا کے ادارے Casey Institute میں انفارمیشن ٹیکنالوجی میں داخلہ حاصل کرنے کے بعد آسٹریلیا پہنچا ہے- دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میرے وہ ساتھی طلبہ جو اعلیٰ تعلیم کے لئے آسٹریلیا آنا چاہتے ہوں ان کی راہنمائی کے لئے مضمون لکھوں تاکہ جن مراحل سے گزرا ہوں میرے دوست طالب علم نسبتاً بآسانی ان مراحل کو طے کر سکیں-

آسٹریلیا ایک ترقی یافتہ- وسیع و عریض اور خوبصورت ملک ہے- رقبہ بہت زیادہ اور آبادی نسبتاً کم- (ایک کروڑ اسی لاکھ) موسم پاکستان سے کافی ملتا جلتا ہے جو پاکستانی طلباء کے لئے دوسرے ممالک کی نسبت بہتر تعلیمی ماحول پیدا کرتا ہے- آسٹریلیا میں سمسٹر سسٹم رائج ہے- ہر سمسٹر عموماً جنوری اور جولائی میں شروع ہوتا ہے- پاکستان میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والے طلباء کو بآسانی داخلہ مل جاتا ہے- آسٹریلیا میں داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ آپ کم از کم F A-F.s.c یا اس کے مساوی ہوں- آسٹریلین یونیورسٹیز Hotel Management سے لے کر Space Seicnce یعنی تقریباً ہر تعلیمی میدان میں کورس آفر کرتی ہیں- آسٹریلیا میں داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ آپ کی انگلش اتنی بہتر ہو کہ آپ وہاں جاکر بآسانی تعلیم حاصل کر سکیں- پس یہ ضروری ہے کہ آپ نے TOEFL یا IELTS کے امتحان پاس کئے ہوں اور ان میں آپ کے علی الترتیب کم از کم 525 اور 5.5 نمبر ہوں ان امتحانات کے پاس کئے بغیر آپ کی Visa Application کے کامیاب ہونے کے چانس بہت کم ہیں-

ان دونوں امتحانات کے Sample Test خلافت لائبریری یا کتب کی دکانوں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں-

TOEFL کے پیپر دینے کے لئے آپ کے پاس اپنا پاسپورٹ ہونا ضروری ہے لہٰذا اپنا پاسپورٹ بھی بروقت بنوالینا چاہئے- Toefl کے پیپر دینے کے ایک ماہ بعد رزلٹ آپ تک پہنچ جائے گا- اس دوران آپ کسی بھی آسٹریلین یونیورسٹی کو خط لکھ کر پراسپیکٹس منگوالیں- انہیں فل کریں- اپنی تعلیمی اسناد اور Toefl کے رزلٹ کی فوٹو کاپی کے ہمراہ واپس یونیورسٹی کو روانہ کریں- یونیورسٹی سے جواب آنے سے قبل آسٹریلین ہائی کمیشن اسلام آباد سے سٹوڈنٹ ویزہ فارم (157.W) منگوالیں- اس کے بعد آپ کو یونیورسٹی کی طرف سے "لیٹر آف آفر" موصول ہوگا- جس میں آپ کو فیس جمع کروانے کو کہا جائے گا- اب آپ کو لیٹر آف آفر سٹوڈنٹ ویزہ فارم- اپنی تعلیمی اسناد کے رزلٹ کی فوٹو کاپی اور اصل لے کر آسٹریلین ہائی کمیشن جانا ہوگا- جہاں آپ سے انٹرویو لیا جائے گا آپ کا پاسپورٹ اور Application Form آپ سے وصول کر لیے جائیں گے اس انٹرویو میں آپ کی تعلیمی قابلیت اور مالی حالت کے بارہ میں انگریزی زبان میں سوالات ہوں گے- اس انٹرویو کے تقریباً ایک ماہ بعد آپ کو آسٹریلین ہائی کمیشن کی جانب سے Pre - Visa Approval Letter موصول ہوگا- اس خط میں آپ کو فیس جمع کروانے کی اجازت دی جائے گی اور نیز بعض میڈیکل ٹیسٹ کروانے کو کہا جائے گا-

یہ خط بمعہ فیس یونیورسٹی کو بھجوادیں اور اسی دوران میڈیکل ٹیسٹ وغیرہ کروالیں- تاکہ بعد میں وقت ضائع نہ ہو-

فیس وصول ہوتے ہی یونیورسٹی آپ کو Confirmation of Enrolement بھیجے گی- یہ خط اور اپنی میڈیکل رپورٹیں آسٹریلین ہائی کمیشن بھیج دیں جہاں سے چند دنوں کے بعد آپ کو ویزا مل جائے گا-

یاد رہے کہ Toefl کے پیپروں سے ویزے کے حصول تک کم و بیش 6 ماہ کا عرصہ لگ جاتا ہے-

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور جماعت احمدیہ کی برکت کے طفیل ہمیں نظارت تعلیم کی سہولت حاصل ہے- آپ کو اندرون یا بیرون ممالک ہر قسم کی تعلیمی معمولات یہاں سے بآسانی حاصل ہو سکتی ہیں- خاکسار نے بھی آسٹریلیا آنے تک لحہ بہ لحہ نظارت سے رابطہ رکھا ہے- اگر آپ بھی اعلیٰ تعلیم کے لئے آسٹریلیا آنا چاہتے ہوں تو شروع کیجئے- اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ سب کے شامل حال ہو- آسٹریلیا پہنچنے کے بعد سب سے پہلے جماعت سے رابطہ کریں- اسی طریق سے آپ بہت سی پریشانیوں سے بچ سکیں گے جن کا ہر آنے والے کو بہرحال سامنا کرنا پڑتا ہے- یہاں جماعت کی بہت اچھی شہرت ہے- اس اچھی شہرت کو قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں- یہاں کے لوگ پُر خلوص اور بہت محبت کرنے والے ہیں- اپنے بہترین اعمال سے ان کے دلوں میں جگہ پیدا کرنے کی کوشش کریں- اس طرح سے آپ جہاں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے بعد دنیا میں سرخرو ہوں گے وہاں دین حق کے پیغام کو بہترین رنگ میں پہنچا کر آخرت میں بھی کامیابی کی راہ ہموار کرنے والے قرار پائیں گے- اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب کے ساتھ ہو-

OOO

> خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

O

کیوں سر بگریباں ہو یارو کیا حال بنائے بیٹھے ہو
مدت سے بہاریں آبھی گئیں تم آس لگائے بیٹھے ہو

جو شیش محل میں رہتے ہیں اِک پتھر ان پر کافی ہے
کیوں شیش محل میں نادانو پھر ڈیرہ جمائے بیٹھے ہو

کیوں قسمت کو تم کوستے ہو کیا فائدہ رونے دھونے کا
خود اپنے ہی ہاتھوں گلشن کو تم آگ لگائے بیٹھے ہو

اے بادۂ عرفاں کے رندو تم رشک کے لائق ہو پیارو
کس شوق سے کوچۂ جاناں میں تم دھونی رمائے بیٹھے ہو

سب اہلِ چمن تو خوش خوش ہیں مرغانِ چمن ہیں نغمہ سرا
شبّیرؔ کسی کے ہجر میں تم اِک روگ لگائے بیٹھے ہو

شبّیر احمد

O

جن کے ہنگاموں کا مظہر ظلمتوں کا اک نظام
رقص میں دہشت گری آفات ہیں گویا کہ عام

مضطرب ہر شخص ہے اس صورتِ حالات سے
روشنی کی اب کرن آتی نہیں بالائے بام

کتنے ذوق و شوق سے غارت گری مصروف ہے
فرقہ بندی کے مسائل ہیں بطرزِ بے نیام

اب تو خورشیدِ وطن کی تاب بھی مشکوک ہے
آندھیاں آتی ہیں اب تو بستیوں پہ صبح و شام

چھوڑ دو یہ سب اگر تم میں خدا کا خوف ہے
شہر سے رخصت کرو یہ خوف و دہشت کا نظام

فلسفہ تو دین کا دیتا ہے الفت کا سبق
کس لئے خالی ہیں پھر صدق و محبت کے یہ جام

اب تو آدمؔ کی خدا سے بس یہی ہے التجا
رحم فرما تو بنی نوعِ بشر پر اپنا عام

آدمؔ چغتائی- لندن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر بدرالدین احمد-بورنیو

الفضل 5-اپریل 1959ء

بورنیو کے ایک مخلص احمدی کا انتقال

شمالی بورنیو کے مغربی ساحل سے کچھ ہٹ کر ایک جزیرہ لابوان ہے۔ جہاں دوسری جنگ عظیم سے قبل سنگاپور کے مربی مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے ذریعے ایک جماعت قائم ہوئی سید سلیم شاہ رجب لجون پوری۔ سکرمن صاحب انڈونیشی۔ سیٹھ عبدالقادر صاحب مالا باری مالک دوکان احمدیہ ایٹنگ شاپ اور ان کے داماد محمد کنجی صاحب اس جماعت کے چیدہ چیدہ ممبر ہوئے۔ یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر اخلاص اور ایمان کے لحاظ سے اس علاقہ میں اپنی مثال آپ ہے۔

سیٹھ محمد کنجی صاحب جو بے نظیر اخلاص رکھتے تھے۔ بتاریخ 14 مارچ 1959ء صبح 11 بجے کے قریب ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ آپ کچھ عرصہ سے بلڈ پریشر کے عارضہ سے بیمار تھے اور دو تین مرتبہ ہسپتال میں داخل ہو کر علاج کرایا گیا۔ مگر گذشتہ دو ایک ماہ سے ہارٹ فیل ہونے کی علامات ظاہر تھیں۔ چند ہی روز ہوئے قدرے افاقہ کے بعد ہسپتال سے گھر آئے۔

14 مارچ کی صبح کے 11 بجے کے قریب نچلی منزل سے سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر کی منزل میں گئے۔ مگر اوپر جاتے ہی چند منٹ کے اندر اندر دل کا ایسا حملہ ہوا کہ گر گئے اور تین مرتبہ اللہ۔ اللہ۔ اللہ کا مبارک کلمہ زبان پر آیا اور جان دیدی۔

اسی روز شام کے 4 بجے کے قریب انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اپنی نیک سیرۃ اور سعید خصلت کے باعث سبھی لوگوں میں ہر دلعزیز تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جنازے کے ساتھ احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیراز جماعت اور غیر مسلم دوست بھی شامل تھے۔ بلکہ ان کے لئے قبرستان تک لے جانے کے لئے موٹر ٹرک کے مہیا کرنے اور قبر کی تیاری میں تو ان کے ہمسایہ ایم علی برادرز ہی کا زیادہ حصہ تھا۔ اور جماعت کی طرف سے یہ دوست بہت ہی شکریہ کے مستحق ہیں طبیعت ایسی حلیم اور شیریں پائی تھی کہ غصہ کبھی نام کو بھی نہیں تھا۔ عبادات اور ہر نیکی میں پابندی تھی۔ کاروباری کام بھی اور دینی کام بھی نہایت محبت سے سرانجام دیتے تھے اعلیٰ پیمانہ کی دیانت کا خلق نمایاں تھا۔ ہر شخص کے ساتھ خنداں پیشانی اور محبت سے ملتے تھے۔ اور ہر ایک کے ساتھ نیکی اور احسان کے رنگ میں یوں سلوک کرتے تھے کہ خود انہیں مطلقاً خیال بھی نہ ہوتا کہ کوئی احسان کسی کے ساتھ کیا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک ان کے احسانوں اور مہربانیوں کے نیچے ہے کبھی احسان کے بدلہ کا خیال تک نہ کیا تھا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی انہیں اپنے پاس سے احسان کا بدلہ احسان عطا فرماوے۔ آمین

ان دنوں میں جماعت احمدیہ لابوان کے وہی پریذیڈنٹ تھے اور پریذیڈنٹی کے معنی وہ خدمت جماعت سے زیادہ کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے سلسلہ کے لئے مالی قربانی میں استطاعت سے بڑھ کر قدم رکھتے اور بہت پہلوؤں سے ان کی زندگی جماعت کے لئے اسوہ حسنہ کا رنگ رکھتی تھی۔

دوسری جنگ عظیم سے قبل ہی اس جماعت نے سید سلیم شاہ صاحب کی زمین پر ایک بیت بنا رکھی تھی۔ جاپانیوں کے زمانہ میں اور بعد ازاں یہ خستہ حال ہی رہ گئی۔ اور اب اس کو گرا کر ایک عمدہ نئی بیت بنائی جارہی ہے۔ اس کی تعمیر میں سب سے پیش پیش حصہ کنجی صاحب ہی کا تھا۔ اور انہیں بڑے شوق سے اس امر کی انتظار تھی کہ کب یہ مکمل ہوگی۔ اور ہم اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے۔

خموشئی طبع اور حلم و بردباری ان کی طبیعت کا بہت ہی نمایاں خاصہ تھا۔ مگر خموشئی طبع اور کم گوئی کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ میں بھی ان کا مقام بلند تھا۔ دنیوی کاروبار کے ساتھ ساتھ برابر دعوت الی اللہ بھی جاری رہتی۔ مگر کسی سے بحث نہیں لڑائی نہیں۔ جھگڑا نہیں۔ جسے بھی دعوت الی اللہ کرتے۔ اول تو آپ کی نیک زندگی ہی سے سلسلہ کی طرف کھنچ آتا تھا۔

موصوف کی نیکی اور شرافت طبع کا رنگ ان کی اولاد میں بھی ہے۔ ایک جوان سعید الطبع لڑکا ان کی بڑی بیوی سے ہے۔ اور دو کم سن لڑکیاں دوسری بیوی کے بطن سے چھوڑی ہیں جو سیٹھ عبدالقادر صاحب کی نواسیاں ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام قرب و محبت عنایت فرماوے۔ اور دنیوی اور دینی ہر پہلو سے ان کے عیال اور اولاد کا کفیل ہو۔

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کراچی سے لکھتے ہیں۔

مخدومی محترمی جناب سیفی صاحب (سلام)

امید ہے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ مع الخیر ہوں گے۔ آپ کی شریک حیات محترمہ سکینہ سیفی کی وفات پر دلی رنج و دکھ کا اظہار تعزیتی خط کے ذریعہ کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی دینی و دنیوی خدمات کو بپایۂ قبول شرف عطا فرما کر انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے۔ اب جیسے جیسے اخبار میں ان کی سیرت کے پہلوؤں کا مطالعہ کرتا ہوں۔ دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔

ایسے اچھے اور ہمدرد ساتھی کے بچھڑ جانے سے زندگی میں جو خلا پیدا ہو جاتا ہے' اسے اللہ تعالیٰ کے فضل اور فرائض منصبی میں انہماک کے سوا کوئی دوسری چیز پُر نہیں کر سکتی۔ دین کی خاطر آپ کو جن قربانیوں کی توفیق مل رہی ہے وہ قابل رشک ہیں اور ہزاروں نہیں لاکھوں ہمدردوں کی دلی دعائیں آپ کے صدمات کو ہلکا کرنے کے

باقی صفحہ 6 پر

یادرفتگان

طیب احمد طاہر - فیصل آباد

اچھی مائیں

(محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ)

ہماری پیاری والدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ 1976ء میں ہم سے جدا ہوئیں۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ ہمارے لئے قابل ذکر ہے۔ آپ کے دل میں احمدیت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہمارے نانا جان عبدالحمید صاحب نے ان کی دینی تربیت بہت ہی احسن رنگ میں کی۔ نانا جان کی بہن کا خاندان غیر احمدی تھا۔ ان میں بہن کے بڑے بیٹے احمدی ہوئے۔ بچپن سے دینی تربیت کے لئے وہ نانا جان کے پاس ہی رہے۔ ہماری والدہ کی شادی انہیں سے یعنی میاں محمد یوسف صاحب سے ہوئی۔ ہمارا ددھیال ضلع گجرات کے گاؤں لاہوریاں میں ہے۔ سارے گاؤں میں واحد ہمارے والدین ہی احمدی تھے۔ ہمارے والد ایک کمپنی کے سیلز مین تھے۔ پاکستان بھر کے شہروں میں سیلز کے لئے راؤنڈ کرتے اور دو یا تین ماہ بعد گھر آتے۔ گاؤں اور شہر کی زندگی کا فرق' ددھیال اور تمام گاؤں کا غیر احمدی ہونا' والد صاحب کی غیر موجودگی ان سب باتوں کے باوجود احمدیت کی خاطر ان سب مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپ بہت صابر و شاکر تھیں انتہائی کم گو تھیں گاؤں میں پردہ کا خیال نہیں رکھا جاتا لیکن گاؤں کے کسی مرد نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ جب گھر میں اکیلی ہوتیں تو گاؤں کی عورتیں آپ سے کڑھائی سلائی سیکھنے اور کھانے پکانے کے گر اور اپنے گھریلو مسائل کے حل کے لئے آتیں۔ پابند عبادات تھیں۔ انتہائی قناعت پسند تھیں کوئی چیز ضائع نہ ہونے دیتیں۔ بچی ہوئی روٹیوں کو ٹکڑے بنا کر دیسی گھی میں میٹھا پکاتیں۔ پاؤڈر کے خالی ڈبے کو کاٹ کر روئی دھننے کے کام لاتیں شاپر بیگ کو تین حصوں میں منقسم کر کے چٹیا کے انداز میں بنا کر چارپائیاں کرسیاں وغیرہ بن دیتیں۔ ہمارے والدین نے اپنی اولاد کو ننھیال بھیج دیا۔ ہم سب بہن بھائیوں کی تعلیم و تربیت دینی رنگ میں ننھیال میں ہی ہوئی۔ یہ والدہ کا اچھا فیصلہ تھا انہوں نے اپنی مامتا احمدیت کی تعلیم کے حصول پر اولاد کے لئے قربان کر دی۔ ہمارے نانا جان' نانی جان' بڑی خالہ نے سب ننھیال نے احسن رنگ میں ہمیں دینی تعلیم سے آراستہ کیا۔

OOO

تعارف دینی کتب

انتصار احمد نذر مربی سلسلہ

اصول السرخسی

مصنف۔ امام محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی متوفی 490ھ

امام سرخسی مشہور حنفی فقیہہ تھے آپ نے حنفی فقہ کی ترویج و اشاعت کے لئے بہت کام کیا۔ آپ کی ایک کتاب "المبسوط" حنفی فقہ کی اہم ترین کتابوں میں شمار کی جاتی ہے لیکن اصول فقہ پر ان کی کتاب اصول السرخسی زیادہ معتبر ہے۔ امام سرخسی کو خراسان کے ایک شہر سرخس کی مناسب سے سرخسی کہا جاتا ہے۔

اس کتاب کے آغاز میں اصول فقہ کے کام کی مختصر تاریخ دی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس عظیم کام کی ابتدا کیسے ہوئی اور کس کس نے اس کام کو آگے بڑھایا اس کے مطابق سب سے پہلے امام ابو حنیفہؒ نے اصول فقہ "پر کتاب الرای" لکھی اور صاحبین نے آپ کا اس کام میں ہاتھ بٹایا اس کے بعد امام شافعی نے "الرسالہ" لکھی اور اس ترتیب سے یہ سلسلہ چلتا گیا کہ ابو المنصور ماتریدی نے "ماخذ الشرائع" اور ابو الحسن عبیداللہ بن الحسین نے بھی اس موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا نام معلوم نہیں ان کے شاگرد ابو بکر احمد بن علی الحصاص نے ان کے طریق پر "اصول الحصاص" ترتیب دی ابو زید عبیداللہ بن عمر نے "تقویم الادلہ" اور "تاسیس النظر" لکھی لیکن اس سارے کام کو دو بزرگوں نے سمیٹا ان میں سے ایک فخر الاسلام بزودی ہیں جنہوں نے اصول البزودی اور شمس الائمہ السرخسی نے اصول السرخسی لکھ کر اس فن کو گویا مدون شکل دے دی اور اس کی ترقی میں ممد و معاون ہوئے۔

ادارہ احیاء المعارف النعمانیہ حیدر آباد دکن نے اس مشہور کتاب کو دو جلدوں میں شائع کیا ہے جن کے کل صفحات کی تعداد آٹھ صد ہے اس ادارے نے جب اس کتاب کو شائع کرنے کا ارادہ کیا تو اس وقت انہیں شیخ محمد راغب کا خط ملا کہ ہمارے پاس اس کتاب کے دو نسخے ہیں ایک مکتبہ احمدیہ میں اور دوسرا مدرسہ نعمانیہ میں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ انہیں شائع کر دیں اسی دوران ادارے کو حیدر آباد کے مکتبہ فاضل میں ایک نسخہ مل گیا جو عثمانی نسخہ کے قریب تر تھا چنانچہ عثمانی اور ھندی دونوں نسخوں کو سامنے رکھ کر یہ کتاب شائع کروائی گئی جہاں جہاں ان دونوں نسخوں میں اختلاف ہے اس کی حاشیے میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

اس کتاب کا اصل نام "تمہید الفصول فی الاصول" ہے لیکن علماء کے طبقے میں یہ اصول السرخسی کے نام سے معروف ہے۔

اس کتاب میں امام سرخسی نے فقہی اصول کو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق بمقابلہ امریکہ

عراق نے ایک بار پھر امریکہ کے ان باشندوں کو' جو اقوام متحدہ کی ٹیم میں شامل ہو کر اسلحہ سازی کے بارے میں اقوام متحدہ کی عائدہ کردہ پابندیوں کا معائنہ کرنے آئے تھے' روک دیا ہے۔ اور اقوام متحدہ کے نمائندوں کو کہہ دیا ہے کہ وہ امریکی باشندوں کے بغیر اپنا کام شروع کر سکتے ہیں۔ اس پر اقوام متحدہ کا وفد واپس چلا گیا۔

امریکہ کے ذرائع ابلاغ اور سیاستدان اس بات پر بہت سیخ پا ہیں اور وہ اپنی حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ عراق کے خلاف سخت اقدامات کئے جائیں بعض افراد عراق پر حملہ کرنے کے لئے اپنی حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ عالمی مبصرین کو خدشہ ہے کہ عراق پر حملہ ہو سکتا ہے۔ دوسرے طرف عراق نے اعلان کیا ہے کہ متوقع امریکی حملہ کے پیش نظر احتیاطی اقدامات کر لئے گئے ہیں۔

چند دن قبل امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا تھا کہ امریکہ کے عوام کو عراق کے مسئلے پر صبرو تحمل سے کام لینا چاہئے۔

عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے کہا ہے کہ ہم اقوام متحدہ کے مشن کو کام کرنے کی اجازت دینے کو تیار ہیں لیکن یہ بات واضح ہو جانی چاہئے کہ حملہ کی دھمکیوں سے ہم کو مرعوب نہیں کیا جا سکتا۔

یاد رہے کہ عراق کا اعتراض یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے بھیس میں امریکہ کے افراد عراق کی جاسوسی کرنے آتے ہیں لہٰذا امریکی باشندوں کو اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کے طور پر قبول نہیں کیا جا سکتا۔

دوسری طرف امریکہ کے جاسوس طیاروں نے عراق کے اوپر پرواز شروع کر دی ہے۔ امریکہ کا ایک طیارہ بردار جہاز عراق کے سمندر کے قریب پہنچ گیا ہے چونکہ امریکی جاسوسی طیارے بہت بلندی پر پرواز کرتے ہیں لہٰذا وہ عراقی توپوں کے زد سے باہر ہیں۔ عراق نے دھمکی دی تھی کہ اگر امریکی جاسوسی طیاروں نے عراق کے اوپر پرواز کی تو ان کو مار گرایا جائے گا۔

○○○

اسرائیل کے وزیر اعظم کی ہٹ دھرمی

اسرائیل کے وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے ایک دفعہ پھر اپنے اس موقف کا اعادہ کیا ہے کہ بیت المقدس میں یہودیوں کی بستیوں کی تعمیر اور توسیع کا کام جاری رکھا جائے گا۔ حکمران لیکوڈ پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے یہ باتیں دوہرائی ہیں۔

ادھر مقبوضہ عرب علاقوں بیت اللحم الخلیل اور مغربی کنارے کے لوگوں نے اسرائیل کے خلاف جلوس نکالے اور اسرائیل کی فوج پر پتھراؤ کیا۔ جواباً اسرائیلی فوج نے مظاہرین پر ربڑ کی گولیاں برسائیں۔ فلسطینیوں نے اسرائیلی فوج پر پتھراؤ کیا۔

○○○

عراق کے خلاف کارروائی پر عدم اتفاق

نیویارک میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا بند کمرے میں اجلاس ختم ہو گیا اجلاس میں عراق کے خلاف کسی کارروائی پر اتفاق نہیں ہو سکا۔ امریکہ چاہتا تھا کہ عراق کی طرف سے معائنہ افسران کو عراق میں داخلے کی اجازت نہ دیئے جانے پر بطور سزا عراق کے خلاف مزید سخت پابندیاں عائد کی جائیں۔ عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے درمیان نیویارک میں ہونے والے مذاکرات بھی ناکام ہو گئے۔ کوفی عنان نے مذاکرات کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ عراق اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں وہ اپنے ملک میں امریکی معائنہ کار افسران کو داخلے کی اجازت دینے پر تیار نہیں ہے۔ طارق عزیز نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ عراق کسی قسم کی دھمکی سے مرعوب نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سلامتی کونسل کے ساتھ ہر ممکن تعاون کو تیار ہیں لیکن امریکہ کے آگے جھکنے کو تیار نہیں۔

○○○

ملائیشیا کا امریکہ کے خلاف ردعمل

عراق' سوڈان اور ایران کے بعد ایک چوتھا اسلامی ملک امریکہ کا نشانہ بن رہا ہے۔ یہ ملک مشرق بعید کا اسلامی ملک ملائیشیا ہے۔ ملائیشیا نے کہا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ تجارتی معاہدے کرنے والی ملائیشین آئل کمپنی پٹرو ناتس کے خلاف امریکی اقدامات کی مزاحمت کرے گا۔ اور امریکی اہلکاروں کو ملائیشیا میں ایسی تحقیقات کی اجازت نہیں دے گا۔ اس امر کا اعلان ملائیشیا کے وزیر خارجہ عبداللہ بداوی نے گذشتہ روز کوالالمپور میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی وفاقی کابینہ جلد ہی اس تحقیقات کے خلاف اپنا باضابطہ فیصلہ دے گی۔

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ سٹیوٹ آئزن نے گذشتہ روز کہا تھا کہ امریکی حکومت ایران کے ساتھ تجارت کرنے والی پانچ غیر ملکی کمپنیوں پر اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کے بارے میں غور کر رہی ہے۔ انہوں نے ان کمپنیوں کے خلاف تحقیقات کرنے کی غرض سے ایک ٹیم ان ممالک میں بھیجنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ ملائیشیا کی پیٹرول کمپنی پیٹرو ناتس بھی ان کمپنیوں میں سے ایک ہے۔

دوسری جانب ایران نے امریکہ کی جانب سے ایران میں سرمایہ کاری کرنے والے پانچ کمپنیوں پر اقتصادی پابندیوں کی ان تازہ ترین دھمکیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے یہ ایران اور دوسرے ملکوں کے معاملات میں مداخلت کی بدترین مثال ہے۔ تہران میں وزارت خارجہ کے ترجمان محمد محمدی نے صحافیوں کو بتایا کہ امریکی نائب وزیر خارجہ سٹیٹ آئزن کا یہ بیان دوسرے ملکوں کے اندرونی معاملات میں امریکی مداخلت کا واضح ثبوت ہے۔ یہ پانچ کمپنیاں جن ممالک سے تعلق رکھتی ہیں ان میں روس' کینیڈا' فرانس' ملائیشیا' اور انڈونیشیا شامل ہیں۔ یہ تمام کمپنیاں ایران میں مختلف منصوبوں میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔

○○○

افغانستان میں عورتوں کے مسائل

افغانستان میں طالبان نے عورتوں کے لئے جو مسائل کھڑے کئے ہیں ان کا جائزہ لینے کے لئے اقوام متحدہ کی خصوصی مشیر کابل پہنچ گئی ہیں۔ اقوام متحدہ کی اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل ایجناٹن نے عورتوں کے بارے میں اقوام متحدہ کی پالیسیوں اور افغانستان میں امداد کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے افغان دارالحکومت کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ طالبان نے ستمبر 1996ء میں اقتدار میں آتے ہی لڑکیوں کے سکول بند کر دیئے تھے اور کام کرنے والی عورتوں کو کام پر جانے کی ممانعت کر دی تھی۔ اس کے علاوہ پردے کی سختی کی جا رہی ہے۔ اور پردہ نہ کرنے والی عورتوں کو مارا پیٹا گیا ہے۔

○○○

سویڈن کی توپیں سیاچن کے محاذ پر

بھارتی وزیر دفاع ملائم سنگھ یادیو نے کہا ہے کہ سیاچن کے محاذ پر بھارت نے سویڈن کی بھاری بھر کم توپیں پہنچا دی ہیں۔ سٹار ٹیلی ویژن نیٹ ورک کے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ بھارت نے سویڈن سے دنیا کی بہترین بھاری بھرکم توپیں منگوائی ہیں۔ جو میدانی علاقوں میں استعمال کی جاتی ہیں۔ پاکستان کی سیاچن پر بالادستی ختم کرنے کے لئے ان توپوں کو سیاچن کے محاذ پر بھیج دیا گیا ہے۔ ان بھاری بھرکم توپوں کو دنیا کے سب سے بلند اور سب سے زیادہ سرد محاذ پر پہنچانے کے لئے ان کے جوڑ اور پرزے الگ الگ کر کے ان کو پہنچایا گیا ہے۔ سیاچن میں ان پرزوں کو جوڑ کر دوبارہ توپوں کی شکل دے دی گئی۔ اس مقصد کے لئے سیاچن میں ایک عارضی ورکشاپ قائم کی گئی۔ اس کے بعد بڑی بڑی کرینوں کے ذریعے ان توپوں کو محاذ جنگ کے مختلف مقامات پر بھجوا دیا گیا ہے۔

○○○

انگریزوں میں پڈنگ کھانے کا رجحان

برطانیہ میں میٹھا کھانے کی عادت ایک وبا کی طرح پھیل رہی ہے۔ ایک سروے کے مطابق برطانوی افراد ایک سیکنڈ میں پڈنگ کھانے پر 80 پونڈ خرچ کرتے ہیں۔ ہر سال پڈنگ کے استعمال میں 7.7% اضافہ ہو رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق پڈنگ کے اس قدر استعمال کی دو وجوہات ہیں ایک تو یہ کہ برطانوی لوگ سخت دباؤ کا شکار ہیں اور میٹھا کھا کر سکون حاصل کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پڈنگ دوسرے میٹھے کھانوں کی طرح موٹا نہیں کرتی۔

لیکن ماہرین نے انگریزوں کو خبردار کیا ہے کہ اگر پڈنگ کا استعمال بھی غیر معمولی تیزی سے جاری رہا تو دانتوں کی بیماریاں بڑھنے کا امکان ہے۔ یاد رہے کہ برطانیہ سمیت دوسرے مغربی ممالک میں دانتوں کی بیماریاں سب سے زیادہ ہیں۔ دانتوں کے کلینک عام ہسپتالوں کی نسبت تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ اس کی وجہ چاکلیٹ کھانے کی عادت اور میٹھا کھانے کی عادت ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

میں دی تھی کہ "شاباش خوب محنت کی ہے اور صحیح نتیجہ اخذ کیا ہے۔" شاکر صاحب کے متعدد معلوماتی اور تحقیقی مضامین سلسلہ کے اخبارات ورسائل میں شائع ہوتے رہے۔

شاکر صاحب زندگی بھر مریدانِ باصفا کے حالات بھی قلمبند کرتے رہے۔ عرصہ دراز تک صدر انجمن احمدیہ سے پنشن لیتے رہے۔ آپ کی صحت اچھی تھی۔ نظر میں کمزوری کے آثار پیدا ہو چکے تھے۔ لیکن آپ نے اس کمزوری کے باوجود لکھنا پڑھنا ترک نہیں کیا تھا حضرت ثاقب مالیر کوٹلوی کے سوانح حیات اور کلام آپ نے مرتب کر لیا تھا لیکن وہ اشاعت پذیر نہ ہو سکا۔

شاکر صاحب نے استاذی المحترم حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے تبرکات (متفرق اشعار) بھی راقم الحروف کو ارسال فرمائے تھے۔

آپ 24 ستمبر 1997ء کو قریباً تین بجے شب بعمر نوے سال وفات پا گئے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

لئے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی ثبات قدم کے ساتھ دینی خدمات بجا لانے کی توفیق ارزانی فرماتا رہے۔ آمین۔

روزنامہ "الفضل" میں محترم جناب عبدالرحمان صاحب شاکر کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر خیال آیا کہ موصوف نے اپنی زندگی میں میری درخواست پر زندگی کے کچھ کوائف ارسال کئے تھے جو میں نے اسی وقت تذکرہ شعرائے احمدیت میں شامل کر لئے تھے۔ خیال آیا کہ "یادرفتگان" کے ذیل میں یہ حالات "الفضل" میں محفوظ ہو جائیں تو مناسب ہو گا۔ میں ان حالات کو "تذکرہ" سے نقل کر کے ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ الفضل کی کسی قریبی اشاعت میں شامل فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم حمید خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ کو مورخہ 97-10-29 کو صبح 7 بجے دل کا شدید دورہ پڑا۔ میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیز جری احمد باجوہ صاحب مجاہد وقف نو حوالہ نمبر5023A چک نمبرگ-ب/96 تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے دادا مکرم چوہدری فیض احمد صاحب باجوہ بیمار ہیں احباب ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

(وکالت وقف نو)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب آف گنج مغلپورہ لاہور مورخہ 30-اکتوبر97ء کو وفات پا گئیں۔ اسی روز احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین عمل میں آئی۔ ان کی عمر قریباً80 سال تھی۔ موصوفہ مکرم انیس احمد صاحب A-316 ریلوے کالونی مغلپورہ لاہور کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اپنا سائیکل لے جائیں

○ کوئی صاحب اپنا سائیکل ایک ہفتہ قبل تحریک جدید کے سٹینڈ پر چھوڑ گئے ہیں۔ جن صاحب کا ہو وہ نظارت امور عامہ سے آکر لے جائیں۔ (نظارت امور عامہ)

زیارت مرکز واقفین نو چک 99 شمالی ضلع سرگودھا

○ مورخہ 97-11-5 بروز بدھ چک 99 شمالی ضلع سرگودھا سے واقفین نو بچوں کا ایک وفد محترمہ ساجدہ داؤد گوندل اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب گوندل (صدر لجنہ) اور مکرمہ کوثر مظفر صاحبہ اہلیہ مظفر احمد صاحب (کلاس ٹیچر وقف نو) کے ہمراہ بذریعہ ٹرین ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 9 بچے اور 4 خواتین شامل تھے۔ قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی۔ وفد نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا دورہ کیا۔ خلافت لائبریری میں مکرم حبیب الرحمان صاحب زیروی اسسٹنٹ لائبریرین سے ملاقات کی مکرم زیروی صاحب نے خلافت لائبریری کے قیام کی غرض و غایت بیان کی اور تمام شعبہ جات کا مکمل تعارف کروایا۔ وفد نے نمائش صد سالہ جوبلی کا دورہ کیا۔ الفضل کے دفتر کی سیر کی جہاں مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل سے بچوں اور خواتین نے ملاقات کی۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے الفضل (روحانی نہر) کا تعارف کروایا اور وفد کو بہت سے قیمتی نصائح کے ساتھ ساتھ سلطان القلم بننے کی تلقین فرمائی۔ بچوں نے وقف نو کے دفتر کا دورہ بھی کیا جہاں انہوں دفتر کا تعارف حاصل کیا۔

واقفین نو بچوں کا طبی معائنہ مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب نے کیا اور صحت سے متعلق نصائح کیں۔

مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ نے بچوں کا انفرادی تعلیمی تربیتی جائزہ لیا اور توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی مورخہ 97-11-7 کو وفد ربوہ کی نیک یادیں لئے واپس روانہ ہوا وکالت وقف نو کی طرف سے مکرم کلیم احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ اور سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے ڈیوٹی کے فرائض سر انجام دیئے۔ (وکالت وقف نو)

ایک ضروری اعلان

○ کلام الٰہی ناظرہ (صحت تلفظ کے ساتھ) اور باترجمہ (عربی قواعد کی روشنی میں) پڑھنا سیکھنے اور سکھانے کی مشق کرنے کے لئے 9 نومبر بروز اتوار صبح 8 بجے صرف 20 یوم کی کلاس شروع ہو رہی ہے۔ شوق رکھنے والے دوست اپنے صدر جماعت کا تعارفی خط لے کر بروقت پہنچیں قیام اور طعام کا انتظام مفت ہوگا۔

(نظارت اصلاح وارشاد وقف عارضی)

امداد طلباء
مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں بچوں کو بھی شامل کیا جائے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ بتاریخ 97-10-31 میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری والدہ نے مجھے اس میں شامل کر کے مجھے یہ اعزاز بخشا اور بہت سے ہیں کثرت سے ایسے جن کے ماں باپ نے ان کو اعزاز بخشا اور وہ آج بھی دفتر اول میں ہیں۔"

اگرچہ اولاد پر والدین کے ان گنت احسانات ہوتے ہیں مگر بچپن سے ہی انہیں تحریک جدید کا مجاہد بنا دینا بھی ایک بہت بڑا احسان ہے۔ لہٰذا والدین سے اپنے بچوں کی طرف سے بھی نام بنام وعدے لکھوا کر ان کا مستقبل روشن سے روشن تر کرنے کا باعث ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

ہفتہ عمومی

14- تا 20 نومبر97ء ہفتہ عمومی منایا جا رہا ہے۔ مرکزی ہدایات کے مطابق یہ ہفتہ بھرپور انداز میں منا کر جلد رپورٹ ارسال فرمائیں۔

مطالعہ کتاب

نومبر97ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب

عہد نبوی کے مسلمان بچے

مقرر کی گئی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے اس کا مطالعہ کروائیں۔

مقابلہ سالانہ مقالہ نویسی

امسال مقابلہ سالانہ مقالہ نویسی کے لئے عنوان "حضرت ابوبکر صدیقؓ" ہے۔ مقالہ مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ 31-اگست 97ء ہے۔

مقابلہ مضمون نویسی ششماہی اول

ششماہی اول کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "ہمارا ایم ٹی اے" ہے۔ مضامین مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ 31- مارچ 1998ء ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ-پاکستان)

خدمت دین کا ایک موقعہ

○ جماعت احمدیہ کی تعلیمی و تربیتی ضروریات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے ایسے میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں وہ بطور معلم وقف جدید۔ وقف زندگی کر کے اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 15- دسمبر 1997ء تک ارسال فرمادیں۔

نام- ولدیت- سکونت- تعلیم مع سند کی فوٹو کاپی- دینی مطالعہ- دینی خدمت- ناظم ارشاد وقف جدید

دوکانات رحمت بازار

○ محلہ دارالرحمت غربی میں چند دوکانیں کرایہ کے لئے خالی ہیں۔ بڑا اچھا موقعہ ہے۔ کرایہ بہت کم ہے۔ احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

ناظم جائیداد

بقیہ صفحہ 1

کریں گے وہ اگر ایسا نہ کریں تو اپنے آپ کو دیانت دار سمجھیں گے۔ سات کی بجائے ساڑھے چھ گھنٹے کام کرنے والے کو تو خائن کہیں گے۔ حالانکہ اگر وہ اپنے کام کو سمجھ کر کرتا ہے تو گو وہ بھی خائن ہے مگر وہ جو کام تو سات گھنٹے کرتا ہے۔ مگر سمجھ کر نہیں کرتا۔ اس سے زیادہ خائن ہے کہ پہلے نے تو آدھ گھنٹہ کھایا۔ مگر اس نے سات کے سات گھنٹے ہی کھالئے۔ بات یہ ہے کہ جب تک امانت کا صحیح مفہوم نہ سمجھا جائے یہ نقص دور نہیں ہو سکتا اور افسوس ہے کہ یہاں کئی ایک لوگ نہیں سمجھتے۔

(از خطبہ 6- جولائی 1933ء)

بقیہ صفحہ 5

بہت تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور ساتھ ساتھ اس کو مثالوں سے واضح کیا ہے۔ مثلاً پہلی فصل باب الامر میں وہ لکھتے ہیں کہ اہل زبان کے نزدیک تو امر کے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی دوسرے کو یہ کہے "اِفعَل" کہ تو یہ کام کر لیکن فقہاء کے نزدیک امر کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی ہم مرتبہ کو مخاطب ہو کر کوئی بات کہے لیکن جب وہ اپنے سے بالا کسی شخص کو مخاطب کرے گا تو وہ امر نہیں ہو گا کیونکہ امر کا تعلق مامور کے ساتھ ہے اس کی مثال انہوں نے یہ دی ہے کہ جیسے کوئی شخص یہ دعا کرے کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما تو یہ دعا اور استعانت ہے امر نہیں۔

اس کے بعد انہوں نے یہ بحث بھی کی ہے کہ کلام الٰہی میں امر کا صیغہ مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے کہیں پسندیدگی ظاہر کرنا مقصد ہوتا ہے کہیں اباحت پائی جاتی ہے اور کہیں زجر و توبیخ۔

غرض اصول فقہ کے موضوع پر یہ ایک بہترین کتاب ہے۔ اصول فقہ کا مبتدی ہو یا عالم دونوں اس سے اپنے اپنے رنگ میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی تحقیق کے مطابق "المبسوط" کی طرح یہ کتاب بھی امام سرخسی نے جیل خانے میں املاء کروائی۔

ادارہ نعمانیہ نے اس کتاب میں آنے والے ناموں، کتب اور جگہوں کی فہرست آخر میں دی ہے نیز آیات کلام الٰہی اور احادیث کی ایک فہرست بھی موجود ہے اس کتاب کی طباعت اور جلد دونوں کا معیار عمدہ ہے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ انسداد دہشت گردی ایکٹ کو خلاف آئین قرار دے کر کالعدم کرنے کے بارے میں سپریم کورٹ کا تین رکنی بنچ ایک جیسی سات درخواستوں کی سماعت کر رہا ہے۔ چیف جسٹس کے ہمراہ جسٹس بشیر احمد جہانگیری اور جسٹس چوہدری محمد عارف شامل ہیں۔ جمعرات کے روز حاکم علی زرداری کے وکیل جسٹس (ر) ایم کے اے صمدانی' اور دیگر وکلاء نے اپنے دلائل مکمل کئے۔ صمدانی نے کہا کہ جس طرح انٹی کرپشن کے قانون سے کرپشن بڑھی اس ایکٹ سے بھی دہشت گردی کنٹرول نہیں ہو سکی۔ پورے قانون کو کالعدم قرار دیا جائے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ ہمیں دیکھنا ہے کہ یہ قانون عام قوانین سے کس طرح متصادم ہے۔ اگر کچھ حصہ قابل عمل ہے تو دیگر حصے مقننہ کے پاس دوبارہ بھجوائے جا سکتے ہیں۔

○ سرحد اسمبلی نے قرار داد منظور کی ہے کہ صوبہ سرحد کا نام پختونخواہ ہو گا۔ اے این پی کی بیگم نسیم ولی حاجی عدیل' میاں افتخار پیپلز پارٹی کے نجم الدین اور جے یو آئی کے محمد اکرم خان نے قرار دادیں پیش کیں۔ تو ایوان میں 72 ارکان موجود تھے۔ 42 نے ارکان قرار داد کے حق میں ووٹ دیا۔

○ امریکی محکمہ خارجہ نے ہدایت کی ہے کہ کراچی میں 4 امریکیوں کے قتل کے باعث امریکی شہری پاکستان کے "غیر ضروری" دورے ملتوی کر دیں۔ واردات کے 24 گھنٹے گزرنے کے باوجود ملزموں کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ امریکی ٹیم تفتیش کے لئے پاکستان پہنچ گئی ہے۔ کراچی کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے۔ وزیر خارجہ نے سینٹ میں بیان دیا ہے کہ ملزم جلد گرفتار کر لئے جائیں گے۔

○ وائس آف امریکہ' وائس آف جرمنی اور بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ نواز شریف کے لئے معافی مانگنا آسان نہیں۔ اگر وہ خود عدالت میں پیش ہوئے تو حکومت کو شرمندگی کا سامنا کرنے پڑے گا۔ وزیر اعظم اور وزیر قانون کی عدالت میں طلبی پاکستانی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے۔ توہین عدالت کا نوٹس ملنے کے متعلق حکومت کے کم ہی لوگوں کو اندازہ تھا۔ وزیر اعظم کو عہدے سے ہٹنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ عدالت کیس کو انجام تک پہنچائے گی۔ حکومت نئی مشکلات میں پھنس گئی ہے۔

○ وزیر اعظم سپریم کورٹ میں حاضری سے استثنا کے لئے درخواست دیں گے۔ موقف اختیار کیا جائے گا کہ پیشی والے روز امریکی وزیر خارجہ کے اعزاز میں ظہرانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ جہاں وزیر اعظم کی موجودگی ضروری ہے۔

○ سپریم کورٹ کی طرف سے نواز شریف اور ارکان پارلیمنٹ کو توہین عدالت کے نوٹس پر آئینی و قانونی ماہرین نے متضاد رد عمل ظاہر کیا ہے کہ وزیر اعظم کو خود عدالت میں پیش ہونا ہو گا یا وکیل کے ذریعے جواب داخل کر سکتے ہیں۔ بعض وکلاء کے نزدیک توہین عدالت کے مقدمے میں ملزم کے لئے ذاتی طور پر پیش ہونا ضروری ہے۔ ماہرین نے کہا ہے کہ وزیر اعظم پیش نہ ہوئے تو وارنٹ جاری ہو سکتے ہیں۔

○ کلنٹن انتظامیہ نے کراچی میں 4۔ امریکیوں کے قتل کو وحشیانہ فعل قرار دیتے ہوئے شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ کل چار ہزار امریکی پاکستان میں ہیں جن میں 2400 کراچی میں ہیں۔ بعض سیاسی حلقوں نے اس واقعہ کو کانسی کیس کا رد عمل قرار دیا ہے۔

○ ایمل کانسی کیس کا فیصلہ کرنے والے امریکی ججوں کو نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ جیوری کے ارکان نے آگاہ کیا تھا کہ ان کی جان کو خطرہ ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے امریکی سفیر سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مٹھی بھر دہشت گردوں کے سامنے نہیں جھکیں گے۔ ہر قسم کی دہشت گردی ختم کر دیں گے۔

○ وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان میں 4۔ امریکیوں کا قتل کھلی بربریت اور قابل نفرت واقعہ ہے۔

○ عوامی قیادت کے چیئرمین جنرل ریٹائرڈ مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ میں بعض نہایت اہم مقدمات کی وجہ سے آئندہ چند روز بہت اہم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے عدلیہ سے معافی نہ مانگی تو پیچیدگیاں بڑھیں گی۔ نواز شریف نااہل ہوئے تو ایوان کے اندر سے تبدیلی آئے گی۔ اور اسمبلی نہیں ٹوٹے گی۔ اصغر خان کیس میں میری پوزیشن واضح ہو گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے تسلیم کر لیا ہے کہ آئی ایس آئی آرمی کے ماتحت ادارہ نہیں۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ ملک اور حکومت کو غیر مستحکم کرنے کے لئے امریکیوں کو قتل کیا گیا ہے۔ کانسی گروپ کی طرف سے ذمہ داری قبول کرنے کا بیان نہیں پڑھا۔ ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔

○ ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بم دھماکوں کی سازش میں رمزی یوسف کو مجرم قرار دے دیا گیا ہے۔ جس میں 6۔ افراد ہلاک اور قریباً ایک ہزار زخمی ہو گئے تھے۔ 12 رکنی جیوری نے ایک اردنی باشندے کو بھی مجرم ٹھہرایا ہے۔ دونوں کو الزامات ثابت ہونے پر عمر قید کی سزا بھگتنا ہو گی۔

○ وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ قرضے معاف کرانے والوں کی فہرستیں تیار کر لی گئی ہیں۔ جلد الیکشن کمیشن کو بھجوا دی جائیں گی۔ ابھی تک 28 ارب روپے کے قرضے ڈوبے ہوئے ہیں۔ اصل صورت حال 5۔ دسمبر کو سامنے آئے گی۔ حکومت قرضے معاف کرانے والوں کی تعداد نہیں بتائے گی۔ سمگلنگ بلوچستان کی سرحد سے ہوتی ہے۔

○ ملی یک جہتی کونسل پنجاب نے کہا ہے کہ دینی مدارس کے خلاف حکومت کے اقدامات کی مزاحمت کریں گے۔ کانسی کو سزا پاکستان میں بحران پیدا کرنے کی سازش ہے۔

○ بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں ارکان گتھم گتھا ہو گئے اور ایوان مچھلی منڈی بن گیا۔ صوبائی وزیر مال سرور خان کاکڑ نے کہا کہ اسمبلی میں جھوٹ بولتے ہیں۔ اسلام آباد والے ہماری قرار دادوں پر کیسے عمل کریں گے۔ اس پر مندوخیل نے کہا کہ کاکڑ جھوٹا ہے اسے ایوان سے باہر نکال دیا جائے۔ اس پر شدید ہنگامہ ہوا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم کی سربراہی میں قائم فل بنچ نے ریمارکس دیئے ہیں کہ سرکاری اداروں کی ڈاؤن سائزنگ میں بدنیتی تو نہیں ہے' جائزہ لیں گے۔ آئین شہریوں کو زندہ رہنے کا بنیادی حق دیتا ہے۔ اس کے لئے روزگار ضروری ہے۔ یو بی ایل اور پی ایس او کے ملازمین کی برطرفی کا معاملہ انتہائی اہم ہے۔ فیصلہ آئین و قانون کے مطابق ہو گا۔

○ حروں کے روحانی پیشوا نے اور فنکشنل مسلم لیگ کے صدر پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ حالات تیزی سے خراب ہو رہے ہیں۔ محب وطن حضرات مسلم لیگ کو متحد کریں۔

○ حاصل پور میں ندیم اقبال شہید کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سمیع الحق اور دیگر علماء نے کہا کہ سیاست دانوں سے قوم مایوس ہو گئی ہے۔ عوام کی نظریں اب علماء پر ہیں۔

○ بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایمل کانسی بہت سے پاکستانیوں کی نظر میں ہیرو ہے۔

○ امریکی باشندوں کی کراچی میں ہلاکت کے بعد کراچی مارکیٹ میں کاروبار مندا رہا۔ مزید 6۔ ارب روپے ڈوب گئے ہیں۔

○ ملائیشیا میں امریکی سفارت خانہ نے کہا ہے کہ وہاں رہنے والے امریکیوں کو قتل کی دھمکیاں مل رہی ہیں۔ امریکیوں کو خبردار رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ ایف 16 طیاروں کے سلسلہ میں قانونی کارروائی کے لئے دستاویزات تیار کر لی گئی ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ کے دورہ پاکستان میں معاملہ طے نہ پایا تو امریکی عدالتوں کے ذریعے اصل رقم کے ساتھ سود اور نقصانات کا معاوضہ لیں گے۔

دار العلوم جنوبی میں چند پلاٹس
برائے فروخت ہیں۔
رابطہ : ملک عبدالرب 2/20 ریلوے روڈ ربوہ

SELECT WITH CARE ....
.... DEAL WITH DARE
بابرکت شہر ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا ادارہ
ملک پراپرٹی ایڈوائزر رجسٹرڈ
ملک فرہاد عمر اسد MSC
6۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون آفس: 211367- رہائش: 367

تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ ● پوسٹ کوڈ 35460 فون: 212399
خصوصی رعایت یکساں

خوشخبری
ریڈی میڈ ملبوسات کی مخصوص ورائٹی پر
سالانہ کلیئرنس سیل شروع ہو چکی ہے
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212039

فینسی گولڈ سمتھ ربوہ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
سندھی ٹونگ
دکان: 212868
رہائش: 212867